غزلیں

پروفیسر حامدی کاشمیری

○

رہی تھیں وجہ تفاخُر رفاقتیں کیا کیا
پنپ رہی ہیں رگ و پے میں کدورتیں کیا کیا

ہے خواب سایہ ابھی تک وہ راحتِ منزل
اُٹھا رہا ہوں سفر کی صعوبتیں کیا کیا

یہ کیسی دھوپ ہے ہر برگ و شاخ جلتی ہے
صبا گلستاں میں لائی صباحتیں کیا کیا

تمہارے در سے لوٹا نہ میں تہی دامن
اُٹھا کے لایا ہوں دامن میں حسرتیں کیا کیا

نوائے شوق، خموشی، یہ اشک افشانی
ستاروں کے ساتھ بدلتی ہیں حیرتیں کیا کیا

یہ سچ ہے روٹھ کے جانا تو اک قیامت ہے
نہ پوچھ گزری ہیں دل پر قیامتیں کیا کیا

مسعود منزل، کوہ سبز، شالیمار، سری نگر، کشمیر، موبائل: 7298957978

عطاءالرحمٰن قاضی

○

ہوا کے تیر چلے، آسماں کمان ہُوا
چراغ، رات کھنڈر میں لہولہان ہُوا

وہ فاصلے تھے کہ تمثال آفریں تھی نِگہ
وہ رتجگے تھے کہ آباد ہر مکان ہُوا

سُنا ہے پھولوں سے جنگل مہکنے والا تھا
جب ایک شام اچانک وہ مہربان ہُوا

بھری بہار میں اس کو تلاش کرتے ہوئے
میں ایک دھیان سے گزرا تو بے نشان ہُوا

عجیب معرکہ کل رات تھا خداؤں میں
زمیں، زمیں نہ ہوئی کوئی آسمان ہُوا

یہ سسکیاں، یہ تہِ خاک جاگتی حیرت
عجب معاملہ رنگوں کے درمیان ہُوا

پھر ایک روز عطاؔ یوں ہُوا چراغ جلے
ستارے کانپ اُٹھے، شہر داستان ہُوا

مین روڈ، محلّہ شریف پورہ، عارف والا ضلع پاک پتن، پنجاب، پاکستان